REGD. No. L.5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″

الفضل

ربوہ

روزنامہ

یوم یکشنبہ ۴ محرم ۱۳۸۱ ہجری

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے (ایک آنہ ۸ پائی سابقہ)

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۸ احسان ۱۳۴۰ ہش | ۱۸ جون ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۷ جون بوقت ۹ بجے صبح

"اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے"۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

آج سے قومی اقتصادی کونسل کا دو روزہ اجلاس شروع ہو رہا ہے

اجلاس میں دوسرے ترقیاتی منصوبے کے نظرثانی شدہ تخمینوں کی منظوری دی جائیگی

مری ۱۷ جون۔ قومی اقتصادی کونسل کا اجلاس آج مری میں شروع ہو رہا ہے۔ اقتصادی کونسل تازہ ترین حالات کے پیش نظر دوسرے پانچ سالہ پلان کی سکیموں پر غور کریگی۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی منصوبوں کے نظرثانی شدہ تخمینوں کی توثیق ایجنڈے کے اہم ترین مسئلوں میں سے ایک ہے جن کو مکمل کرنے کے لئے آئندہ سال پاکستان کو ۵۴ کروڑ ڈالر کی ضرورت ہے — امداد دینے والے ملکوں کی طرف سے مطلوبہ امداد نہ ملنے کے باعث یہ مسئلہ بڑی اہمیت حاصل کر گیا ہے۔ لیکن خیال ہے کہ کونسل غیر ملکی امداد میں کمی کے امکان کے پیش نظر منصوبوں میں تخفیف نہیں کریگی۔

اس سلسلہ میں وزیر خزانہ اقتصادی کونسل کو تفصیلی رپورٹ پیش کریں گے۔ اور ممکن ہے کونسل کو اس بات کا یقین دلا دیں۔ کہ امدادی ادارہ کے آئندہ اجلاس میں پاکستان کو مزید تیرہ کروڑ ڈالر کی مطلوبہ امداد بھی مل جائے گی۔ جس کے بارے میں ابھی تک کوئی وعدہ نہیں کیا گیا۔ امداد دینے والے ملکوں کے نمائندوں کا اجلاس موسم خزاں میں ہوگا۔ یاد رہے کہ وزیر خزانہ اس سلسلہ میں پہلے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہہ چکے ہیں کہ پاکستان کو مطلوبہ امداد حاصل کرنے میں امدادی ادارہ کے انکار کا خدشہ نہیں۔

اقتصادی کونسل ترقیاتی پروگراموں میں تخفیف نہیں کریگی۔ جن پر دو ارب روپے سے زیادہ خرچ ہونے کا امکان ہے۔ وزیر خزانہ اور سرکاری پالیسی کے دوسرے بڑے ترجمان واضح طور پر اس بات کا اعلان کر چکے ہیں کہ غیر ملکی زرمبادلہ حاصل کرنے میں موجودہ دشواریوں کے پیش نظر کسی بڑے ترقیاتی منصوبہ پر عمل درآمد میں تاخیر نہیں ہوگی۔ دوسرے ترقیاتی منصوبہ کے نظرثانی شدہ تخمینوں کی مجموعی مالیت ۲۳ ارب روپے ہے۔ مری میں صدر ایوب کی صدارت میں جو دو روزہ اجلاس آج شروع ہو رہا ہے اقتصادی کونسل اس میں نظرثانی شدہ تخمینہ کی منظوری دے گی۔

امریکہ کی فوجی امداد سے بھارت کے جارحانہ عزائم کی حوصلہ افزائی ہوگی

صدر آزاد کشمیر مسٹر کے۔ ایچ خورشید کا بیان

مظفرآباد ۱۷ جون۔ بعض اطلاعات کی بناء پر امریکی حکومت نے بھارت کو فوجی امداد دینے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس پر حکومت آزاد کشمیر نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے بھارت کے جارحانہ عزائم کی حوصلہ افزائی قرار دیا ہے۔ صدر آزاد کشمیر مسٹر کے۔ ایچ خورشید نے اعلان کیا ہے کہ ایسا فیصلہ جنوب مشرقی ایشیا مشرق وسطی اور افریقہ کے چھوٹے ملکوں کے لئے زبردست خطرہ ہوگا اور ان کی آزادی خطرہ میں پڑ جائے گی۔

یاد رہے نئی دہلی میں اس امر کا امکان ظاہر کیا گیا ہے کہ بھارت امریکہ کے ساتھ باہمی سلامتی کے کسی معاہدے پر دستخط کئے بغیر

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

آگ لگنے سے سارا گاؤں تباہ

جیکب آباد ۱۷ جون۔ کل ضلع جیکب آباد کے تعلقہ ٹھل میں دیدار کا سارے کا سارا گاؤں ایک خوفناک آگ کی وجہ سے جل کر راکھ ہو گیا ہے۔

ربوہ کا درجہ حرارت

ربوہ ۱۷ جون کل یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۸ اور کم سے کم ۸۵ رہا۔

دریائے گومتی میں شدید سیلاب

کومیلا کو بچانے کی کوششیں

کومیلا ۱۷ جون۔ مشرقی پاکستان کے دریائے گومتی میں شدید سیلاب آنے کے بعد کل صبح کومیلا کے شہر کو بچانے کی سرگرم کوششیں شروع کر دی گئیں۔ ضلع کے حکام اور مشرقی پاکستان واپڈا کے حکام شہر کو بچانے کے لئے ضروری انتظامات کر رہے ہیں۔ اور فوج اور پولیس کو کسی بھی ہنگامی صورت حال کے مقابلہ کے لئے تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

دریں اثناء کومیلا کے شہریوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ محفوظ علاقوں میں منتقل ہو جائیں۔ دریا میں پانی کی سطح ۴۵½ فٹ تک پہنچ گئی ہے۔ گزشتہ سال اس دریا کی سطح زیادہ سے زیادہ ۴۵ء۴۵ فٹ تک پہنچی تھی۔ سیلاب کے باعث دریا کا پانی شہر میں داخل ہو گیا ہے۔ اور کوتوالی کے نواحی علاقے میں گھٹنے گھٹنے پانی تھا۔

مصدقہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ نظیم آباد کے قریب دریائے گومتی کے پشتے کے غیر [illegible]

کانگو کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش

لیوپولڈول ۱۷ جون۔ کانگو کی مرکزی حکومت اور اس کے اداروں کے خلاف ایک سازش پکڑی گئی ہے۔ باخبر حلقوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اس سازش میں بیرونی عناصر کا ہاتھ ہے ایجنسی فرانس کے نمائندہ نے اطلاع دی ہے کہ لیوپولڈول کی مقامی سپاہیوں کی گیریژن کے چار سو سپاہی اس سازش کے سلسلہ میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ جب ان سپاہیوں کو گرفتاری کے بعد پولیس ہیڈ کوارٹر میں پہنچایا گیا۔ تو ان کے بیوی بچے بھی ان کے پیچھے پیچھے روتے چیختے جا رہے تھے۔

سیلاب سے بہار کے ایک سو دیہات زیر آب آ گئے

کلکتہ ۱۷ جون۔ بھارت کے صوبہ بہار میں دریائے کوسی میں سیلاب آنے کے باعث قریباً ایک سو دیہات زیر آب آ گئے ہیں معلوم ہوا ہے۔ . . . کہ دریائے کوسی کے دونوں کناروں پر مجموعی طور پر ۳۰۵ دیہات کے ایک لاکھ چودہ ہزار باشندے سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ یہ سیلاب گزشتہ ہفتہ شدید بارشوں کے بعد آیا ہے۔

وزارت قانون نے چکلالہ میں کام شروع کر دیا

راولپنڈی ۱۷ جون۔ مرکزی وزارت قانون نے کل سے چکلالہ میں کام شروع کر دیا ہے۔ وزارت قانون کا عملہ اور افسر پندرہ جون کو ایک سپیشل ٹرین سے راولپنڈی پہنچے تھے۔

* . . . حصہ میں شگاف پڑ گیا ہے۔ یہ سیلاب گذشتہ اٹھارہ دن بالخصوص گذشتہ دو روز کی بارشوں سے آیا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ رجون ۱۹۶۱ء

دعا کی حقیقت

اللہ تعالےٰ کی شناخت کا ایک عظیم ذریعہ "دعا" بھی ہے بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کے وجود کا صحیح اور یقینی علم دعا سے ہی انسان کو حاصل ہو سکتا ہے جو لوگ اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کے وجود کا صحیح اور یقینی علم انہیں حاصل ہو ان کے لئے آسان ترین طریقہ یہی ہے کہ وہ "دعائیں" کریں جو لوگ سچے دل اور خلوص سے ایسا کرتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کے لئے اپنی ملاقات کے راستے صاف کر دیتا ہے۔

دنیا میں یہ بات ہر انسان جانتا ہے کہ کوئی چیز حاصل نہیں ہو سکتی جب تک اس کے لئے طلب اور محنت نہ کی جائے آپ نے پانی بھی پینا ہوتا ہے تو خواہ نوکر ہی آپکو پانی لا کر دے پھر بھی آپکو پانی پینے کے لئے کچھ نہ کچھ محنت ضرور کرنی پڑتی ہے اول تو پانی کی طلب ہی ایک قسم کی مشقت ہے نوکر کو پانی دینے کے لئے کہنا زبان ہلانا چاہتا ہے جو ایک محنت ہی ہے پھر جب وہ پانی کا گلاس لاتا ہے تو گلاس اس کے ہاتھ سے پکڑنا اور مونہہ سے لگانا پھر پانی کو مونہہ میں انڈیلنا یہ سب حرکتیں بغیر کوشش کے نہیں ہو سکتیں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپکو پیاس لگی ہو اور پانی خود بخود مونہہ میں آ پڑا ہو۔

الغرض ادنیٰ سے کام کے لئے بھی جیسا کہ پانی پینا ہے انسان کو محنت کرنی پڑتی ہے اسی طرح جو لوگ حق کی تلاش کرتے ہیں حق انہیں بیٹھے بٹھائے نہیں مل جاتا۔ جس طرح دوسری چیزوں کے لئے انسان کو محنت کرنا ضروری ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ کو پانے کے لئے بھی محنت ضروری ہے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں خود فرمایا ہے کہ جو لوگ ہمارے لئے کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنے ملنے کے راستے بتا دیتے ہیں۔ سو لقاء اللہ کے لئے ضروری ہے کہ انسان اسی طرح محنت کرے جس طرح وہ دوسری چیزوں کے حصول کے لئے محنت کرتا ہے البتہ ہر ایک چیز کے حصول کے طریقے الگ الگ ہوتے ہیں اس طرح خدا تعالےٰ کے پانے کے لئے بھی خاص طریقے ہیں اور ان طریقوں میں سے ایک نہایت موثر طریقہ "دعا" ہے۔

بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم نے دعا کی مگر قبول نہیں ہوئی اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ وہ پورے خلوص اور دلی ارادہ سے ایسا نہیں کرتے بلکہ بے دلی سے ایسا کرتے ہیں جس طرح کوئی دنیوی کام بھی بے دلی سے باحسن طریق سرانجام نہیں پا سکتا اسی طرح دعا بھی بے دلی سے موثر نہیں ہوتی۔

بعض فلسفی خیال کے لوگ کہتے ہیں کہ دعا بے فائدہ ہوتی ہے اصل چیز کام ہے بعض دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ کام کچھ بھی نہیں اصل چیز دعا ہے یہ دونوں انتہائی خیال درست نہیں ہیں۔ دعا اور کام دونوں چیزیں ضروری ہیں۔ سمجھنا چاہیئے کہ جب اللہ تعالےٰ نے ہمیں قویٰ دئے ہیں جن سے ہم کام لیتے ہیں اگر ہم ان کو استعمال نہ کریں اور بلبے بڑ کر صرف دعائیں کرنی شروع کر دیں تو یہ دعائیں ہرگز قبول نہیں ہو سکتیں کیونکہ ایسی دعاؤں کا مطلب یہ ہے کہ ہم جس سے دعا مانگتے ہیں اس کی پہلی دی ہوئی نعمتوں کی ناشکرگزاری کرتے ہیں۔ اس نے ہم کو ہاتھ اس لئے دئے ہیں کہ ہم ان سے کام کریں اگر ہم ان کو معطل چھوڑ دیتے ہیں اور ان سے پانی کا گلاس بھی بغیر کسی شرعی عذر کے نہیں پکڑتے اور پانی مونہہ میں نہیں انڈیلتے تو محض یہ دعا کرنا کہ پانی خود بخود ہمارے مونہہ میں آجائے دعا سے تمسخر کرنا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی وضاحت نہایت پیارے لفظوں میں فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"قانون قدرت میں قبولیت دعا کی نظیریں موجود ہیں اور ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ زندہ نمونے بھیجتا ہے اسی لئے اس نے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دعا تعلیم فرمائی ہے یہ خدا تعالیٰ کا منشاء اور قانون ہے اور کوئی نہیں جو اس کو بدل سکے اھدنا الصراط المستقیم کی دعا سے پایا جاتا ہے کہ ہمارے اعمال کو اکمل اور اتم کر۔ ان الفاظ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بظاہر تو اشارۃ النص کے طور پر اس سے دعا کرنے کا حکم معلوم ہوتا ہے۔ صراط مستقیم کی ہدایت مانگنے کی تعلیم ہے۔ لیکن اس کے سرپر ایاک نعبد و ایاک نستعین بتا رہا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ یعنی صراط مستقیم کے منازل کے لئے قویٰ سلیم سے کام لیکر استعانت الٰہی کو مانگنا چاہیئے۔ پس ظاہری اسباب کی رعایت ضروری ہے جو اس کو چھوڑتا ہے وہ کافر نعمت ہے دیکھو! یہ زبان جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہے اور عروق و اعصاب سے ایسی کو بنایا ہے اگر ایسی نہ ہوتی تو ہم بول نہ سکتے۔ ایسی زبان دعا کے لئے عطا کی جو قلب کے خیالات اور ارادوں کو ظاہر کر سکے۔ اگر ہم دعا کا کام زبان سے کبھی نہ لیں تو ہماری شوربختی ہے بہت سی بیماریاں ایسی ہیں کہ اگر وہ زبان کو لگ جائیں تو وہ یکدفعہ ہی کام چھوڑ بیٹھتی ہے۔ یہ رحیمیت ہے ایسا ہی قلب میں خشوع و خضوع کی حالت رکھی اور سوچنے اور تفکر کی قوتیں ودیعت کی ہیں پس یاد رکھو اگر ہم ان قوتوں اور طاقتوں کو معطل چھوڑ کر دعا کرتے ہیں تو یہ دعا کچھ بھی مفید اور کارگر نہ ہو گی۔ کیونکہ جب پہلے عطیہ سے کچھ کام نہیں لیا تو دوسرے سے کیا نفع اٹھائیں گے اس لئے اھدنا الصراط المستقیم سے پہلے ایاک نعبد بتا رہا ہے کہ ہم نے تیرے پہلے عطیوں اور قوتوں کو بیکار اور برباد نہیں کیا۔ یاد رکھو۔ رحمانیت کا خاصہ یہی ہے کہ وہ رحیمیت سے فیض اٹھانے کے قابل بنا دے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جو ادعونی استجب لکم فرمایا یہ نری لفاظی نہیں ہے بلکہ انسانی شرف اسی کا مقتضی ہے۔ مانگنا انسانی خاصہ ہے اور جو استجابت جو اللہ تعالیٰ کا نہیں وہ ظالم ہے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "دعا" کے متعلق نہایت وسعت سے روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ قبولیت دعا کیلئے جو پہلی چیز انسان میں ہونا ضروری ہے وہ طلب صادق ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"دیکھو ایک بچہ بھوک سے بیتاب اور بیقرار ہو کر دودھ کے لئے چلاتا ہے اور چیختا ہے تو ماں کی پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے۔ حالانکہ بچہ تو دعا کا نام بھی نہیں جانتا لیکن یہ کیا سبب ہے کہ اس کی چیخیں دودھ کو جذب کر لیتی ہیں۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ عموماً ہر ایک صاحب کو اس کا تجربہ ہے بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ مائیں اپنی چھاتیوں میں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتی ہیں اور بسا اوقات ہوتا بھی نہیں لیکن جونہی بچہ کی دردناک چیخ کان میں پہنچی فوراً دودھ اتر آیا ہے جیسے بچہ کی ان چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک علاقہ ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے اور میں اپنے تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے ہاں آج کل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں۔ تو یہ صداقت دنیا سے اٹھ نہیں سکتی اور خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ میں قبولیت دعاء کا نمونہ دکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔"

جو لوگ دعا کو بے فائدہ خیال کرتے ہیں ان کے انکار کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عام طور پر دعا کی حقیقت کو نہیں سمجھا جاتا اور اس طرح کی دعائیں مانگی جاتی ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفران شامل ہوتا ہے اور ان قوےٰ کو استعمال کرنا غیر ضروری سمجھا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے کسی مطلب کے حصول کے لئے دئے ہیں ایسے لوگ دعا کو ایک جادو یا ٹونہ خیال کرتے ہیں وہ ظاہری اسباب کو ترک کرکے دعا کی تاثیر دیکھنا چاہتے ہیں حالانکہ عام طور پر ایسا نہیں ہوتا۔ کوئی دعا قبول نہیں ہوتی جب تک وہ دنیوی اسباب بھی حرکت میں نہ آئیں جن سے کسی کام کی تکمیل قدرت نے وابستہ کر دی ہے۔ اس سے بھی باریک تر بات جو سمجھنے کی ہے وہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی مخلص کی دعا قبول کرتا ہے تو وہ بھی انہیں اسباب سے کام لیتا ہے جو اس کام کے لئے قدرت نے مقرر کئے ہوئے ہیں اس سے بھی بعض وقت سخت غلطی لگتی ہے بہت سے لوگ ان نتائج کو ظاہری اسباب سے وابستہ کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں اگر فلاں مادی اسباب نہ ہوتے تو ایسا نہ ہوتا حالانکہ وہ مادی اسباب بھی دعا ہی کے نتیجہ میں جمع ہو جاتے ہیں مثلاً اگر کوئی اللہ تعالیٰ کا بندہ طوفان کو بند کرنے کی دعا کرتا ہے اور طوفان بند ہو جاتا ہے تو منکرین یہ کہدیں گے کہ چونکہ ہوا کا زور اتفاقاً ٹوٹ گیا تھا اس لئے طوفان دور ہو گیا ہے حالانکہ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ ہوا کے زور کو توڑنا بھی اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔

قرآن کریم نے اس حقیقت کو بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے کہ بندگان حق کے معجزات کوئی شعبدہ بازی کی قسم کے نہیں ہوتے اور نہ وہ جادو ٹونہ ہوتے ہیں بلکہ معجزات بھی عام قدرتی اسباب سے ہی معرض وجود میں آتے ہیں اور معجزہ یہ نہیں ہوتا کہ بغیر ان اسباب کے کوئی بات ہو جائے بلکہ معجزہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اسباب غیر معمولی طور پر موجود ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی عورت کے گھر

(باقی ملاحظہ ہو صـ پر)

سیرالیون (مغربی افریقہ) کے جشن آزادی اور اس کی مختلف تقریبات میں جماعت احمدیہ کی شرکت

جماعت احمدیہ کے نمائندہ محترم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب کی آمد مقامی جماعت کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

اہم ملاقاتیں اور دیگر مصروفیات مسلمانان سیرالیون کے نام نشری پیغام

— از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد بتوسط وکالت تبشیر ربوہ —

سیرالیون مغربی افریقہ کا ایک ملک ہے اور تقریباً ۱۶۰ سال تک برطانوی تسلط کے ماتحت رہنے کے بعد ۲۷ اپریل ۱۹۶۱ء کو آزاد ہوا ہے۔ مغربی افریقہ کی برطانوی نوآبادیات میں آزادی حاصل کرنے کے لحاظ سے اس کا تیسرا نمبر ہے۔ ۱۹۵۷ء میں غانا آزاد ہوا اور ۱۹۶۰ء میں افریقہ کے سب سے بڑے ملک نائیجیریا کو آزادی ملی۔ اور اب سیرالیون کو یہ نعمت نصیب ہوئی ہے۔

رقبہ اور آبادی

اس ملک کا رقبہ ۲۷,۹۲۵ مربع میل ہے۔ اور آبادی ۲۵ لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ جس میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ اس کا دارالحکومت فری ٹاؤن (Free town) ہے جس کی آبادی کم و بیش ۱۰ لاکھ ہے۔ یہ ایک قدرتی بندرگاہ ہے۔ ۱۷۸۷ء میں امریکہ سے آزاد شدہ غلاموں کو لا کر یہاں بسایا گیا تو یہ سب سے پہلی قیام گاہ ہوئی۔ اور اسی وجہ سے اس کا نام فری ٹاؤن قرار پایا۔

آزادی کی لہر

غانا اور نائیجیریا کو آزاد دیکھ کر سیرالیون کے باشندوں میں یہ لہر پیدا ہوئی کہ وہ بھی آزادی حاصل کریں۔ چنانچہ ۱۹۵۳ء میں پہلی بار Ministerial System کا تعارف ہوا۔ اور چھ وزیر چنے گئے۔ اور اس کے بعد ۱۹۵۷ء میں جنرل الیکشن ہوا۔ جس میں Sir Milton Margai کی پارٹی برسر اقتدار آئی۔ لہذا سر ملٹن مارگائی صاحب کو وزیر اعظم چنا گیا۔

آزادی کی گفت و شنید

اپریل ۱۹۶۰ء میں برطانوی حکومت نے سیرالیون کو آزادی دینے کے لئے ایک ڈیلیگیشن لنڈن بلایا۔ جس میں ۲۴ ممبر شریک ہوئے۔ یہ کانفرنس لنڈن میں ۲۰ اپریل سے ۴ مئی ۱۹۶۱ء تک ہوئی۔ اور فیصلہ ہوا کہ ۲۷ اپریل ۱۹۶۱ء کو اس ملک کو آزادی دے دی جائے۔ چنانچہ تمام ممبر (سوائے ایک کے) آزادی کے مسودہ پر دستخط کر کے واپس روانہ ہوگئے۔

آزادی کی تیاری

گو معمولی طریق سے آزادی کی تیاری نو سال کے شروع سے ہی نظر آ رہی تھی۔ مگر مارچ ۱۹۶۱ء کے ابتداء میں تیاری پورے زور شور سے شروع ہوگئی۔ [illegible] بازاروں حکومت کے مرکزی دفاتر و دیگر عمارات کو خوب سجایا گیا۔ اور بجلی کے قمقموں اور جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا فری ٹاؤن شہر نہایت دلکش نظارہ پیش کر رہا تھا جس سے کوئی غیر ملکی نمائندہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

ملکہ برطانیہ کا خاص نمائندہ

ملکہ برطانیہ کی طرف سے اس موقعہ پر ڈیوک آف کینٹ خاص نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ حکومت اور پبلک نے ان کا خاص استقبال کیا۔

غیر ملکی نمائندے

جشن آزادی کے موقعہ پر حکومت سیرالیون کی طرف سے ۷۰ ممالک کے نمائندگان کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ نائیجیریا کے وزیر اعظم سر ابوبکر تفاوا بلیوا اور لائبیریا کے پریذیڈنٹ W. V. S. Tubman وزیر اعظم کے خاص مہمانوں کی حیثیت سے شامل ہوئے۔ حکومت پاکستان کی طرف سے میجر جنرل رضا فرانس میں سفیر پاکستان اور مسٹر محمود احمد ہائی کمشنر پاکستان برائے غانا شریک ہوئے۔ انہوں نے پاکستان کی طرف سے ایک ٹی سیٹ بطور تحفہ وزیر اعظم کو پیش کیا جس کی خبر یہاں کے اخباروں میں شائع ہوئی۔ میجر جنرل رضا کا ایک بیان بھی شائع ہوا۔ جس میں پاکستانی باشندوں کے جذبات جو وہ اپنے افریقن بھائیوں کے متعلق رکھتے ہیں ان کا اظہار تھا۔

مذہبی نمائندگان

اس موقعہ پر حکومت سیرالیون نے مذہبی جماعتوں اور مشنوں کے نمائندگان کو بھی مدعو کیا تھا۔ جس میں احمدیہ مشن (جماعت) کے نمائندہ کو بھی شامل کیا گیا۔ چنانچہ حکومت کی طرف سے جماعت کے مرکز ربوہ پاکستان میں ایک خاص نمائندہ بھجوانے کا دعوت نامہ ارسال کیا گیا۔ اور مرکز سے محترم شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائیکورٹ جماعت کے نمائندہ کے طور پر یہاں تشریف لائے۔ اور تقریبات آزادی میں شامل ہوئے۔

سیرالیون میں احمدیت کا پیغام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر مرحوم کو سب سے پہلے لنڈن سے افریقہ تبلیغ اسلام کے لئے بھجوایا۔ آپ ۱۹۲۱ء میں سیرالیون میں پہنچے۔ آپ نے کچھ عرصہ قیام کر کے فری ٹاؤن میں اسلام کا پیغام دیا۔

بعد ازاں محترم مولانا فضل الرحمن صاحب حکیم بھیجے گئے۔ آپ نے ۱۹۲۲ء میں فری ٹاؤن میں قدم رکھا۔ اور کچھ عرصہ قیام کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام دیا۔ اس کے بعد ۱۹۳۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق الحاج مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم پہنچے۔ آپ نے کچھ عرصہ فری ٹاؤن میں قیام کر کے ایک مخلص جماعت قائم کی اور پھر ملک کے اندرونی حصہ کا دورہ شروع کیا۔ چند سالوں کے اندر اندر آپ نے کئی جماعتیں قائم کرنے کے علاوہ تین انگریزی سکول قائم کئے۔ اور اس کے علاوہ وہاں کے اخباروں میں مسلمانوں کی فلاح و بہبود و تعلیم کے لئے خصوصاً اور عام لوگوں کے لئے عموماً آرٹیکل لکھنے شروع کئے۔ بڑی بڑی جماعتوں میں باقاعدہ درس و تدریس شروع کروایا۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وقف زندگی کی اہمیت

انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دیدی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف نہیں کر دیتے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو کہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی۔ جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ اس للّٰہی وقف کا اجر انکا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

(ملفوظات جلد دہم ص ۹۸ مرسلہ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

جس کے نتیجہ میں یہاں کے تمام لوگوں نے بر ملا اقرار کیا کہ احمدی مبلغین حقیقی طور پر ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔ اس کے بعد کئی دوسرے مبلغین مرکز سے یہاں آتے رہے اور تبلیغ کے ساتھ تعلیم و تربیت پر بھی خاص زور دیتے رہے۔

اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل مبلغین کی کوششوں سے بارہ انگریزی اور عربی اسکول قائم ہیں جن میں ہزاروں طالب علم تعلیم حاصل کرتے ہیں اور پھر ملک کی تعمیر و ترقی میں ممد و معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ اور ایسے ہی بیسیوں مساجد تعمیر ہوئیں۔ پرنٹنگ پریس بک شاپ اور لائبریری کا انتظام کیا گیا۔ اور لٹریچر کی اشاعت ہو رہی ہے۔

سیرالیون گورنمنٹ نے جشن آزادی کے موقع پر احمدیہ جماعت کی ملی خدمات کے پیش نظر جماعت سے اپنا ایک نمائندہ بھجوانے کی درخواست کی۔

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کی آمد اور استقبال

اس دعوت پر مرکز کی طرف سے مکرم جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائی کورٹ مغربی پاکستان کو بھجوایا گیا۔ آپ ۲۲/۴/۶۱ کو فری ٹاؤن پہنچے۔ آپ کی آمد کی خبر یہاں کے اخباروں میں پہلے سے شائع ہو چکی تھی۔ ہوائی اڈہ پر مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب انچارج سیرالیون مشن، خاکسار اور مسٹر ہونگے ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول فری ٹاؤن اور جماعت کے دیگر چند سرکردہ احباب استقبال کے لئے موجود تھے۔ آپ نے مبلغین اور افریقن بھائیوں سے ملاقات کی اور پھر دوسرے Delegates کے ہمراہ جو اس نظارہ کو دیکھ کر حیران ہو رہے تھے سرکاری کار میں گورنمنٹ ریسٹ ہاؤس کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں رہائش کے جملہ انتظامات موجود تھے۔ شام کے قریب آپ مشن ہاؤس Kolle تشریف لائے۔

جماعت کی طرف سے پارٹی

نماز مغرب کے بعد انچارج سیرالیون مشن شیخ نصیر الدین احمد صاحب نے مختصر طور پر احباب جماعت کو شیخ صاحب کا تعارف کروایا اور پھر فری ٹاؤن جماعت کے پریذیڈنٹ Mr. M. S. Deen نے آپ کو جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہا اور آپ کی تشریف آوری پر جذبات تشکر کا اظہار کیا۔ اس موقعہ پر مکرم شیخ صاحب نے جواباً چند منٹ تک خطاب فرمایا۔ اور احباب جماعت

کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

مسلم کانگرس کے جنرل سیکرٹری سے ملاقات

دوسرے روز مورخہ ۲۳/۴/۶۱ کو آپ دوبارہ مشن ہاؤس تشریف لائے۔ وہاں پر سیرالیون مسلم کانگرس کے جنرل سیکرٹری الحاج جبریل سے Alhaj G. Serry آپ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے اور نصف گھنٹہ تک آپ سے اسلام اور احمدیت کے موضوع پر تبادلہ خیالات کرتے رہے اور آپ کی باتوں سے بہت متاثر ہوئے۔ اس موقعہ پر ہمارے احمدی پیرامونٹ چیف N. K. Gamanga, M.B.E تشریف لائے اور مکرم شیخ صاحب کی ملاقات سے بہت خوش ہوئے۔

نائب وزیر اعظم سے ملاقات

اسی روز نائب وزیر اعظم آنریبل مصطفےٰ سانوسی جو وزیر خزانہ بھی ہیں کو مکرم شیخ صاحب کی آمد کی اطلاع فون پر دی گئی۔ چنانچہ شام کے وقت وہ گورنمنٹ ریسٹ ہاؤس میں تشریف لائے اور قریباً ایک گھنٹہ تک اسلامی اور ملکی امور پر تبادلہ خیالات کرتے رہے اور جاتے وقت کہہ گئے کہ مجھے ابھی بہت سی باتیں کرنی ہیں اس لئے آپ کبھی میرے مکان پر تشریف لائیں۔ بعد ازاں وزیر موصوف نے مکرم شیخ صاحب سے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اسلامی خدمات کو سراہتے ہوئے خاص طور پر درخواست کی کہ وہ ان ممالک میں اسلام کی سربلندی اور ترقی کے لئے مزید کوشش کریں خصوصاً تعلیم کے معاملہ میں ان کی امداد کی جائے کیونکہ مسلمان طلباء اسلامی سکولوں کی کمی کی وجہ سے عیسائی سکولوں میں جانے پر مجبور ہیں۔

میئر آف فری ٹاؤن اور دیگر وزراء سے ملاقات

اگلے روز آپ کی میئر آف فری ٹاؤن جناب Mr. A. F. Rahman سے ملاقات ہوئی۔ اس طرح وزیر اعظم اور آنریبل کانڈ بورے منسٹر آف ورکس اور آنریبل مرہا زائی ڈی سیسے اور آنریبل Paramount Chief Boi اور دیگر ممبران آف پارلیمنٹ سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ ہر ایک نے احمدیہ جماعت اور احمدی مجاہدین کی انتھک کوششوں کی تعریف کی۔ مکرم شیخ صاحب کی گفتگو سے ہر ایک متاثر نظر آتا تھا۔

میجر جنرل رضا پاکستانی نمائندہ سے ملاقات

شام کے وقت مکرم شیخ صاحب، الحاج شیخ نصیر الدین احمد صاحب اور خاکسار میجر جنرل رضا سفیر پاکستان برائے فرانس جو سیرالیون کے جشن آزادی پر ڈیلی گیٹ تھے کی ملاقات کے لئے ان کی قیام گاہ پر گئے۔ مسٹر محمود احمد صاحب ہائی کمشنر آف پاکستان برائے گھانا بھی وہاں موجود تھے۔ ان سے دیر تک مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی۔

وزیر اعظم کو تحفہ

احمدیہ جماعت سیرالیون کی طرف سے وزیر اعظم کی خدمت میں مورخہ ۲۵/۴/۶۱ کو تحفہ پیش کیا گیا۔ چنانچہ مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب انچارج سیرالیون مشن اور خاکسار اور مولوی غلام احمد صاحب نسیم اور Alhaj Ali Rogers وزیر اعظم کے دفتر میں گئے اور جماعت احمدیہ سیرالیون کی طرف سے تحفہ پیش کیا گیا۔ یہ تحفہ سیرالیون میں ہاتھ سے تیار کردہ ایک بڑی چاندنی شکل میں تھا۔ فرش پر بچھانے کا کپڑا اور اس کے ہمراہ سلسلہ کی کتب تھیں۔

ان سب چیزوں کے علاوہ آزادی کے موقعہ پر شائع شدہ میگزین تھا جس کے سرورق پر وزیر اعظم کی تصویر تھی۔ اس موقعہ پر جناب امیر صاحب نے جماعت کی طرف سے ایڈریس بھی پڑھ کر سنایا جس کے دوران وزیر اعظم صاحب احتراماً کھڑے رہے۔ اس ایڈریس میں اس امر کا ذکر تھا کہ جماعت احمدیہ ملک کی آزادی پر مبارکباد پیش کرتی ہے اور یہ جماعت چونکہ دنیا میں صلح اور امن کا پیغام پھیلانے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ لہٰذا ملک میں امن قائم کرنے کے لئے ہمیشہ حکومت کو اس جماعت کی تائید حاصل ہوگی۔

جناب وزیر اعظم نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ اس تحفہ کو قبول کیا اور شکریہ ادا کیا۔

چیف جسٹس کی دعوت میں شرکت

اس روز سیرالیون کے چیف جسٹس جناب Mr. Justice S. A. Benka Coker کی طرف سے ایک پارٹی کا انتظام کیا گیا۔ جس میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب اور گھانا کے چیف جسٹس اور لنڈن کے ایک جسٹس جناب Mr. Deblach کو مدعو کیا گیا۔ وہاں پر مکرم شیخ صاحب کو ملک کے ججوں اور بیرونی ججوں سے تبادلۂ خیالات کرنے کا اچھا موقعہ ملا۔

شام کو آپ نے سیرالیون کے گورنر کی ایک پارٹی میں شرکت کی۔

آزادی کی رات

۲۶ اور ۲۷ اپریل کی درمیانی رات کو ملک نے آزاد ہونا تھا۔ ٹھیک بارہ بجے یونین جیک کی جگہ قومی جھنڈا لہرایا گیا۔ اس تقریب کے لئے سپورٹس سٹیڈیم کو خوب آراستہ کیا گیا اور اس کے ارد گرد کامن ویلتھ ممالک کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ اس تاریخی تبدیلی کو دیکھنے کے لئے لوگ شام کے وقت ہی جوق در جوق وہاں اکٹھے ہونے شروع ہو گئے اور بارہ بجے رات تک حاضرین کی تعداد پندرہ ہزار سے زائد ہو گئی۔ ڈیوک آف کینٹ، گورنر جنرل، وزیر اعظم اور تمام وزراء ایک جلوس کی شکل میں آئے۔

تقریب کا آغاز برطانوی ترانے سے ہوا۔ اس کے بعد مذہبی نمائندگان مسلمان، عیسائی اور رومن کیتھولک نے باری باری جھنڈے کے سامنے کھڑے ہو کر نئی مملکت کے لئے جو چند منٹ بعد معرض وجود میں آنے والی تھی دعا کی۔ ابھی تک یونین جیک لہرا رہا تھا۔ گورنر جنرل اور وزیر اعظم سر ملٹن مارگائی اس کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ گورنر جنرل نے یونین جیک کو سلامی دی۔ اس کے بعد ٹھیک بارہ بجے چند لمحات کے لئے تمام روشنیاں گل کر دی گئیں جب یکدم پھر روشنی ہوئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ یونین جیک کی جگہ سبز سفید اور نیلی دھاریوں والا قومی جھنڈا لہرا رہا تھا۔ وزیر اعظم نے اسے سلامی دی۔ پھر ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی اور تمام حاضرین نے ملٹری سمیت قومی ترانہ گایا اور آزادی کے نعرے بلند کئے اور فضا میں آتش بازی چھوڑی گئی۔ یہ نظارہ نہایت ہی دلکش اور قابل دید تھا۔ ایک قوم جس نے ۱۲۰ سال تک اس ملک پر بڑی شان و شوکت سے حکومت کی اب وہ اپنے ہاتھوں اپنی صف لپیٹ رہی تھی اور ملک اس کے اصل حقداروں کے حوالے کر رہی تھی۔ اس طرح ۲۷ اپریل کی صبح اہل سیرالیون کے لئے آزادی، شادمانی اور مسرت لیتے ہوئے ظاہر ہوئی۔

مورخہ ۲۷ اپریل کو مکرم شیخ صاحب نے پارلیمنٹ کے افتتاح اور گورنر جنرل کے حلف وفاداری کی تقریب میں شرکت کی۔ (باقی)

درخواست دعا

میرا عزیز بچہ چند دنوں سے بہت بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(ملک محمد اسلم خاں لاہور چھاؤنی)

قطبین اور ان کے قریبی علاقہ میں عبادات کے اوقات

(از محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی رکن مجلس افتاء)

(۲)

نیز عشاءؑ کو شمسوں اور ظہروں دونوں کے ساتھ لگانے سے اس طرف بھی اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ مختلف موسموں میں دن رات کی طوالت کی مجبوری کے مدِنظر ظہر عصر اور مغرب عشاء کا جمع کرنا بھی جائز ہے۔

عبادات میں اندازہ سے تعیین اوقات کے بارہ میں خود حضرت شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد بھی موجود ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ دجال کے وقت میں بعض دن سال کی لمبائی کے برابر بعض دن مہینہ کی لمبائی کے برابر اور بعض ہفتہ کی لمبائی کے برابر اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! فذالک الیوم الذی کسنۃ اتکفینا فیہ صلوٰۃ یوم قال لا۔ اقدروا لہ قدرہ

صحیح مسلم باب ذکر الدجال ص ۴۰۱

مطبوعہ مطبع اصح المطابع دہلی

یعنی وہ دن جو سال کے برابر ہوگا۔ کیا ہمیں اس میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ نہیں بلکہ تم نمازوں کے اوقات کا اندازہ کر لینا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے یہ سوال ڈپٹی عبداللہ آتھم سے مناظرہ کے دوران آیا۔ اعتراض کیا گیا کہ جہاں چھ ماہ تک سورج نہیں چڑھتا وہاں روزہ کیونکر رکھیں۔ حضور علیہ السلام نے اس کے جواب میں فرمایا۔

"اگر ہم نے لوگوں کی طاقتوں پر ان کی طاقتوں کو قیاس کرنا ہے۔ تو انسانی قویٰ کی جڑھ جو حمل کا زمانہ ہے۔ مطابق کرکے دکھلانا چاہیئے۔ پس ہمارے حساب کی اگر پابندی لازم ہے۔ تو ان بلاد میں صرف ڈیڑھ دن میں حمل ہونا چاہیئے اور اگر ان کے حساب کی پابندی کی جائے تو دو سو چھیاسٹھ برس تک بچہ پیٹ میں رہنا چاہیئے۔ اور یہ ثبوت آپ کے ذمہ ہے حمل صرف ڈیڑھ دن تک رہتا ہے۔ لیکن دو سو چھیاسٹھ برس کی حالت میں تو یہ ماننا کچھ بعید از قیاس نہیں۔ کہ وہ چھ ماہ تک روزہ بھی رکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے دن کا بھی مقدار ہے اور اس کے مطابق ان کے قویٰ بھی ہیں۔"

(جنگ مقدس ص ۱۹۵)

پس حضرت اقدس علیہ السلام نے اسی حقیقت کی طرف توجہ دلائی کہ مختلف علاقوں حتیٰ کہ قطبین میں بسنے والوں کے قویٰ بھی بنیادی طور پر یکساں ہی ہیں اور دینِ فطرت ان پر کوئی غیر طبعی بوجھ نہیں ڈال سکتا۔ پس گو وہاں دن چھ ماہ کا ہو ان کے اوقات کا شمار دوسرے علاقوں کے مطابق ہی ہوگا۔ جہاں دن رات کی طوالت معمول کے مطابق ہے۔

قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وضاحت اور حکم و عدل علیہ السلام کے بیان سے یہ ثابت ہے کہ جہاں نظام شمسی کا عمل دن رات کی غیر معمولی طوالت پیدا کرتا ہے وہاں عبادت کے لئے وقت کے اندازہ کی اجازت ہے۔ جیسا کہ وہ اپنی دوسری ضروریات کے لئے اندازہ سے کام لیتے ہیں۔

اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کن علاقوں میں اندازہ کی اجازت دی جائیگی اور نظام شمسی کی مطابقت کی پابندی نہ ہوگی۔ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب مصنف انٹروڈکشن ٹو اسلام کا خیال ہے کہ ۴۵ ڈگری شمال سے ۴۵ ڈگری جنوب تک کے علاقہ کے لوگ نظام شمسی سے اپنے اوقات عبادت کی تعیین کریں۔ اور ان سے اوپر شمال و جنوب میں رہنے والے لوگ ۴۵ ڈگری کے اوقات کو معیار تصور کرکے اس کے مطابق اپنی عبادات بجا لائیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ رائے ظاہر فرمائی ہے کہ جہاں دن اور رات خواہ ان کی باہمی طوالت میں کتنا فرق ہے۔ مجموعی طور پر ۲۴ گھنٹہ کے ہیں۔ وہاں مقامی طور پر سورج سے اوقات کی تعیین ہو۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"یہ روزے تمام ایسے ممالک میں جہاں دن چوبیس گھنٹہ سے کم ہے اور جہاں رات اور دن چوبیس گھنٹے کے اندر الگ الگ وقتوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اس شکل میں ہیں جو اوپر بیان کی گئی ہے لیکن جن ملکوں میں رات اور دن چوبیس گھنٹوں سے لمبے ہو جاتے ہیں۔ ان علاقوں میں رہنے والوں کے لئے صرف وقت کا اندازہ کرنے کا حکم ہے۔ (دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۲۹۵ طبع اول)

ایسے علاقوں میں جہاں گرما میں رات بہت چھوٹی اور سرما میں دن بہت چھوٹا ہوگا۔ علی الترتیب مغرب و عشاء اور ظہر و عصر کے علیحدہ علیحدہ ادا کرنے میں سخت دقت کا سامنا ہے۔ جیسا کہ خاکسار اوپر سورۃ روم کی ۱۸ اور ۱۹ آیت کی تفسیر میں بیان کر چکا ہے کہ قرآن کریم میں غیر معمولی مشقت اوقات میں جمع نماز کے جواز کا ارشاد پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خود حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مسیح موعود کے بارہ میں پیشگوئی موجود ہے۔

تجمع لہ الصلوٰۃ۔

اس پیشگوئی میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایسے حالات پیدا ہوں گے اور ایسے علاقوں میں اسلام کو نفوذ حاصل ہوگا۔ جن میں معمولی اوقات کے مطابق نمازوں کو علیحدہ علیحدہ پڑھنا مشکل ہوگا۔ اس لئے بعض ایام میں ظہر۔ عصر اور بعض میں مغرب و عشاء جائز طور پر بتقیید سفر و بیماری کی مجبوری کے جمع کی جا سکیں گی۔

اس طرح جہاں چوبیس گھنٹہ کے دن رات کے مجموعی طور پر ہونے کے باوجود موسم گرما میں دن کی لمبائی غیر معمولی ہو جاتی ہے اور ان دنوں رمضان آنے کی صورت میں اتنا لمبا روزہ رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تو اس صورتِ حال کا کیا تدارک ہے؟ تو علامہ ابن تیمیہ

زاد المعاد ۱۶۶ و ۱۶۵)

میں اپنے استاذ محترم علامہ ابن تیمیہ کا یہ اجتہاد پیش فرماتے ہیں کہ اگر روزہ رکھنا باعث مشقت ہو۔ مثلاً باوجود مقیم ہونے کے جہاد کی مصروفیت ہو۔ تو جائز ہوگا۔ کہ عدۃ من ایام اخر کی سہولت پر عمل کرتے ہوئے ملتوی کر دیا جائے۔

یہ مسئلہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے بھی پیش ہوا۔ چنانچہ سوال ہوا کہ:۔

بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جب کہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے ایسے مزدوروں سے جن کا گذارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا ان کی نسبت کیا ارشاد ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ انما الاعمال بالنیات۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب یسر ہو رکھ لے۔

(بدر ۲۶ ستمبر ۱۹۱۱ء ص ۳ بحوالہ فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ص ۱۳۱)

مندرجہ بالا تصریحات کی روشنی میں واضح ہے کہ جہاں دن کی لمبائی کے باعث کسی سے مجبوراً روزہ نہ رکھا جا سکے۔ تو وہ اسے دوسرے دنوں میں جب ممکن ہو رکھ لے۔

ایسے علاقوں میں جہاں چوبیس گھنٹے سے زیادہ دن رات کی لمبائی ہوتی ہے وہاں پر بہرحال اندازہ کرنا ہوگا۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس اندازے کے لئے کیا معیار ہوگا۔

ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی رائے میں جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ ۴۵ ڈگری کے اوقات معیار شمار کئے جائیں۔ دوسرا نظریہ بعض احباب کی طرف سے یہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ مکہ مکرمہ کے وقت کو ایسے علاقوں کے لئے معیار کے طور پر شمار کیا جائے۔ یہ دونوں معیار بلا سند و دلیل ہیں۔ تیسری صورت یہ ہے کہ خطِ استوا کے وقت کو یعنی بارہ گھنٹے کے دن اور بارہ گھنٹے کی رات کو معیار شمار کیا جائے۔ بے شک اس کے لئے ایک حقیقی طبعی بنیاد موجود ہے اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی اسے ہی پسند فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"ایسے ملک کے لئے یہی حکم ہے۔ کہ بارہ گھنٹے کا روزہ رکھیں سورج نکلنے اور غروب ہونے کا انتظار نہ کریں۔ کھولنے اور سحری کے اوقات مقرر کر لیں۔ اسی طرح نماز کے۔ یہ وہ تشریح ہے۔ جو خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔

(الجواب خط وکالت تبشیر ۲۹۶۰ ۲۷/۸/۵۴ بطرف سید کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا)

باقی صفحہ ۶ پر

درخواست دعا

میرا بھائی ظفر بوجہ ٹائیفائڈ بیمار ہے میرے ابا جان بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ تمام احمدی بھائی بہنوں سے درخواست ہے دعا کریں خدا تعالےٰ ہماری مشکلات کو آسان کرے اور میرے بھائی کو کامل شفا دے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار نصرت اللہ)

وصولی چندہ وقف جدید

سال چہارم

کوئٹہ کے مندرجہ ذیل احباب نے چندہ ارسال فرمایا ہے جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ بقیہ احباب سے درخواست ہے کہ وعدہ چندہ جلد ارسال فرمادیں (ناظم مال وقف جدید)

نام	رقم
مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت کوئٹہ	۱۳۶-۰۰
د شیخ محمد اقبال صاحب	۱۰۰-۰۰
والد مرحوم شیخ کریم بخش صاحب	۳۰-۰۰
بیگمات و بچگان شیخ محمد حنیف اور محمد اقبال صاحبان	۲۵-۰۰
مکرم میجر احمد خانصاحب	۲۰-۰۰
ر علی محمد صاحب انباوی	۶-۰۰
صوبیدار محمد شفیع صاحب	۷-۰۰
اوورسیئر عبدالمجید صاحب	۶-۰۰
بیگم صاحبہ میجر مجید احمد صاحب	۱۰-۰۰
دختر کی بیگم صاحبہ اہلیہ عطاء الٰہی صاحب	۶-۰۰
اہلیہ صاحبہ مسٹری اللہ رکھا صاحب	۷-۰۰
محمد لطیف صاحب بشاگر	۴-۵۰
محمد نصیب صاحب خارث	۶-۱۹
اہلیہ صاحبہ "	۶-۱۹
بچگان "	۶-۱۲
مرزا منور بیگ صاحب	۷-۵۰
صفیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ "	۷-۵۰
کریم بخش صاحب ڈار	۷-۰۰
اہلیہ صاحبہ "	۷-۰۰
عائشہ بیگم صاحبہ سیدہ بیگم صاحبہ	۶-۰۰
اہلیہ مرزا منیر احمد صاحب	۶-۰۰
محمد اسلم صاحب جاوید	۹-۰۰
چوہدری رشید الدین صاحب	۷-۰۰
کیپٹن بشارت احمد صاحب	۷-۵۰
والدہ صاحبہ "	۳-۷۵
بچگان "	۳-۷۵
میجر رفیع الزمان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۱۵-۰۰
بیگم سید نذیر احمد صاحب	۷-۰۰
مختار احمد صاحب	۶-۰۰
امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ عزیز اللہ صاحب	۶-۰۰
امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ شمس الحق صاحب	۶-۰۰
مکرم شمس الحق خانصاحب معہ بچگان	۱۲-۰۰
فردوسی صاحبہ وارڈ سول ہسپتال	۱۰-۰۰
قاضی شریف الدین صاحب	۱۲-۴۴
وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ "	۱۲-۴۴
نعیم الدین صاحب پسر "	۱۲-۲۵
نجیب الدین صاحب پسر "	۶-۲۵
حکیم الدین صاحب پسر "	۱۲-۴۴
بشیر الدین صاحب پسر "	۱۲-۴۴
کریم الدین صاحب پسر "	۱۲-۴۴
نسرین فردوسی صاحبہ دختر "	۱۲-۴۴
پروین فردوسی صاحبہ " "	۱۲-۴۴
بلقیس فردوسی صاحبہ " "	۱۲-۴۴
نسیمہ فردوسی صاحبہ دختر "	۱۲-۴۴
سید قربان حسین صاحب سب انسپکٹر	۷-۰۰
کیپٹن رحمت علی صاحب	۳۲-۰۰
عبدالسلام صاحب سہیل	۱۰-۰۰
میاں احمد الدین صاحب بٹ	۸-۰۰
فیض الرحمٰن خانصاحب	۶-۰۰
مبین الحق خانصاحب پسر ڈاکٹر غفور الحق خان مرحوم	۶-۰۰
مکرم عبدالوحید خان صاحب معہ اہل و عیال	۱۰۴-۵۰
ڈاکٹر عبدالرشید صاحب	۱۴-۰۰
ملک بشیر احمد صاحب آف دوالمیال	۵-۰۰
ملک عبدالرحمٰن صاحب "	۲۵-۰۰
عبدالقیوم صاحب "	۱۰-۵۰
اہلیہ صاحبہ و بچگان	۶-۲۵
فیاضہ بیگم صاحبہ دختر ڈاکٹر عبدالرشید صاحب	۲-۰۰
مکرم ملک کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ	۸۰-۰۰
میاں بشیر احمد صاحب ایم اے	۱۰-۰۰
ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب	۳-۵۰
سید یعقوب شاہ صاحب	۴-۰۰
شیخ غلام مجتبیٰ صاحب	۱۲-۰۰
بیگم صاحبہ "	۳-۰۰
مکرم محمود احمد صاحب سنوری	۶۰-۰۰
ماسٹر عبدالکریم صاحب غازی	۸-۵۰
" بلاتفصیل	۲۱-۵۰

نام	رقم
مکرم عبدالکریم صاحب مانگا چانگڑاں سیالکوٹ	۶-۰۰
چوہدری سعید احمد صاحب "	۵-۰۰
چوہدری خالد محمود صاحب "	۶-۰۰
ننھے خان صاحب "	۵-۰۰
غلام حسین صاحب بجوکھٹی سیالکوٹ	۷-۰۰
چوہدری اللہ دین صاحب "	۳-۰۰
سید عابد حسین شاہ صاحب ڈیرہ بیک سنگھ	۳-۰۰
محمد شاہ صاحب "	۳-۰۰
بابو مشتاق احمد صاحب "	۳-۰۰
محمد حسین صاحب جبوکے گجرات	۶-۰۰
ظہور احمد صاحب دودہ ضلع سرگودہا	۶-۰۰
سردار بیگم صاحبہ والدہ نصر اللہ صاحب چک ۶۲ لائلپور	۶-۱۳
میاں عبدالغنی صاحب بٹ پسرور	۳-۰۰
برکت علی صاحب "	۶-۰۰
محمد رفیق صاحب "	۶-۰۰
شیخ بشیر احمد صاحب کلاس والا	۶-۰۰
پیر محمد شفیع صاحب "	۷-۰۰
مولوی محمد رمضان صاحب گھگھاتو والی سیالکوٹ	۶-۰۰
محمد احمد صاحب معلم "	۵-۲۶
چوہدری غلام نبی صاحب عینو والی سیالکوٹ	۶-۰۰
مرزا احمد اشرف صاحب دنیا پور ملتان	۷-۰۰
شیخ منیر احمد صاحب "	۹-۰۰
حاجی شیخ محمد صاحب "	۹-۰۰
شیخ محمد اشفاق صاحب "	۶-۰۰
چوہدری ظفر اللہ خانصاحب پنڈی میانگو	۶-۰۰
صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب ربوہ	۶-۰۰
سید مشہود احمد صاحب ربوہ	۳-۰۰
پروفیسر رفیق احمد صاحب ایم اے دارالرحمت وسطی	۱۲-۰۰
اہلیہ صاحبہ " "	۶-۰۰
چراغ الدین صاحب لنگر خانہ ربوہ	۴-۰۰
منشی محمد اسمٰعیل صاحب گوٹھ ڈنڈی سندھ	۶-۰۰
عطاء اللہ صاحب جبول رحیم یار خان	۴-۰۰
فاطمہ بی بی صاحبہ والدہ عبدالرشید صاحب دوالمیال	۶-۰۰
جمعدار فضل الٰہی صاحب	۶-۰۰
فضل حق صاحب الدھر کرم سنگھ سیالکوٹ	۶-۰۰
جلال احمد صاحب رحیم یار خان چک ۲۱۳	۲۷-۰۰
منور خان صاحب ڈپٹی ضلع مردان	۳-۱۹
خواجہ عبدالعزیز صاحب ترمولا ورکاں	۷-۳۱
عبدالسبحان صاحب "	۶-۶

درخواستہائے دعا

(۱) محترم بابو محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ معہ اہلیہ صاحبہ کے حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہونے کے بعد واپسی کے لئے روانہ ہو چکے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حج قبول فرمائے اور سفر کی مشکلات و تکالیف سے محفوظ رکھے اور بخیریت سے واپس تشریف لائیں۔ (رشید احمد دفتر وصیت ربوہ)

(۲) والدہ محترمہ کی بیماری میں افاقہ ہے کمزوری بہت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ کو کامل شفاء صحت اور تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے آمین ثم آمین

(محمد شریف عبدالہادی احمدی)

مساجد ممالک بیرون کیلئے فراخدلی کی ضرورت ہے

مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم سیکرٹری مساجد بیرون لائلپور تحریر فرماتے ہیں:۔

"بیرونی مساجد کا چندہ بفضلہ تعالیٰ وصول کیا جا رہا ہے۔

بعض احباب فراخدلی سے حصہ لے رہے ہیں"۔

محترم شیخ صاحب اور حصہ لینے والے دوستوں کا شکریہ۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا جس قدر وسیع پروگرام ہمارے اولوالعزم امام کے پیش نظر ہے۔ اس کے لئے واقعی بڑی فراخدلی کی ضرورت ہے۔ جماعت کے مخیر دوست خاص طور پر اس صدقہ جاریہ کی طرف توجہ فرمائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

میاں علی بخش صاحب آف نابھہ کہاں ہیں

میاں علی بخش صاحب ولد میاں عبداللہ صاحب قوم آرائیں موصی ۹۹۵۰ سابقہ سکونت نابھہ محلہ پانڈوسر کے موجودہ پتہ کی نظارت بہشتی مقبرہ کو ضرورت ہے اس لئے اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو اس سے مطلع فرمائیں۔ یا اگر موصی موصوف خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے موجودہ مکمل ایڈریس سے اطلاع دیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ۶/۱۲)

تعمیر فنڈ مجلس انصار اللہ

تعمیر فنڈ انصار اللہ میں مخلصین نے بڑی فراخدلی سے حصہ لیا ہے۔ اور تعمیر کا پہلا مرحلہ ختم ہو چکا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں مجلس کو کچھ رقم قرضہ کر بھی خرچ کرنا پڑی تھی۔ اس میں سے ساڑھے تین ہزار روپیہ فوری واپس کرنا ہے۔ اس سال کا بجٹ تعمیر فنڈ پانچ ہزار ہے۔ اگر مجالس توجہ کریں اور تمام اراکین سے حسب استطاعت رقوم وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں تو آسانی سے قرضہ ادا ہو سکتا ہے۔ اب بھی جو اراکین ایک سو روپیہ یا زائد بھجوائینگے۔ ان کے نام دعا کی غرض سے ہال میں بدستور سابق کندہ کرا دئے جائینگے۔ تاکہ آنے والی نسلیں ان کے لئے دعائیں جاری رکھیں عہدیداران ہمت سے کام لے کر وصولی کریں تو یہ کام جلد مکمل ہو جائیگا انشاء اللہ۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

وصیت

ذیل کی وصیت منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر موصی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو مفصل تفصیل کے ساتھ آگاہ فرمادیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۶۰۹۰ میں ثناء اللہ صدیقی محمد شفیع قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن III ۱۳-۴-۳ ناظم آباد ڈاکخانہ کراچی ۱۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ اپریل ۱۹۷۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ میرا ایک خالی پلاٹ قریباً ۱½ کنال سٹ لائٹس ٹاؤن گوجرانوالہ مغربی پاکستان میں ہے جو میں نے مبلغ ۲½ ہزار (۲۵۰۰/-) روپے میں خریدا تھا۔ ۲۔ ایک اور خالی پلاٹ ۱۲۰ مربع گز فیڈرل ایریا کراچی میں ہے جس کی قیمت مبلغ ۷۲۰۰/- روپے ہے اس میں سے ایک قسط مبلغ ۱۸۰ روپے ادا کر چکا ہوں باقی ابھی ادا کرنی ہیں۔ ۳۔ ایک اور پلاٹ خالی دو کنال محلہ دارالصدر ربوہ میں ہے جس کی قیمت اس وقت مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے۔ اس پلاٹ میں نصف حصہ میری اہلیہ کا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے جو میری ذاتی ملکیت ہے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ ۲۹۰/- روپے ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعوض حصہ وصیت داخل کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد: ثناء اللہ - گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا مقیم کراچی - گواہ شد: مسعود احمد خورشید سیکرٹری خدمت خلق جماعت احمدیہ کراچی۔

ٹیکس کا جائزہ لینے کیلئے کمیٹی

لاہور ۱۸ جون - گورنر مغربی پاکستان نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو صوبے میں مختلف قوانین کے تحت عائد ہونے والے ٹیکسوں کا جائزہ لے گی تاکہ اس بارے میں عوام کو جو دقتیں پیش آتی ہیں۔ ان کے تدارک کی کوشش کی جا سکے، یہ کمیٹی صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد ٹیکس کے طریق کار کو سادہ اور یکساں کرنے کے لئے ایک رپورٹ پیش کرے گی عوام کہا گیا ہے کہ وہ اسبارے میں اپنی تجاویز میاں محمد اسلم پی سی ایس سیکشن آفیسر (جنرل) محکمہ مال و بحالیات سول سیکرٹریٹ لاہور کو بھیجیں

حکومت نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کا انتظام سنبھال لیا

مفادِ عامہ کے پیش نظر یہ اقدام ناگزیر ہو گیا تھا (سرکاری اعلان)

راولپنڈی ۱۶ جون - حکومت پاکستان نے مفاد عامہ کے پیش نظر خبر رساں ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کا انتظام سنبھال لیا ہے۔ جب تک حالات درست نہیں ہو جاتے حکومت اس ایجنسی کا انتظام خود کرے گی۔ اس سلسلہ میں کل صبح ایک آرڈی ننس جاری کیا گیا ہے جس میں حکومت کو اس ادارے کا انتظام سنبھالنے کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔

وزارت قومی تعمیر نو اطلاعات کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ حکومت کی معتدبہ امداد کے باوجود ایجنسی خاتمے کے قریب پہنچ گئی تھی۔ یہ ایجنسی اپنے ملازموں کو تنخواہیں بھی ادا نہیں کر سکتی اور غیر ملکی خبر رساں ایجنسیوں سے متعلق ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔ محکمہ ڈاک و تار کی کثیر رقوم ایجنسی کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ غیر ملکی ایجنسیوں کو رقوم کی عدم ادائیگی کے باعث غیر ممالک میں پاکستان کے وقار کو بھی ٹھیس پہنچی ہے۔ حکومت نے وزارت قومی تعمیر نو اور اطلاعات کے افسر بکار خاص مسٹر اے کے قریشی کو ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا ہے۔ مسٹر قریشی نے کل دفتر کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان لمیٹڈ اور اس کی تمام املاک ریکارڈ اور دستاویزات مسٹر قریشی کی تحویل میں رہیں گی اور وہ مرکزی حکومت کی جانب سے اس ادارے کا نظم ونسق چلائیں گے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں نے کل صبح ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی تمام شاخوں کو سرکاری تحویل میں لے لیا۔

پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے امور اس طریقے سے سر انجام دیئے جا رہے تھے کہ معتد بہ سرکاری امداد کے باوجود وہ تباہی کے دروازے پر پہنچ چکا تھا وہ اپنے ملازموں کو تنخواہیں بھی نہیں دے سکتا اور غیر ملکی خبر رساں ایجنسیوں کی جو رقوم اس کے ذمہ واجب الادا ہیں اسے ادا کرنے سے بھی قاصر ہے علاوہ ازیں محکمہ ڈاک و تار کی کثیر رقوم بھی اس ادارے کے ذمہ واجب الادا ہیں۔

یہ واجب الادا رقم ۴۳ لاکھ روپیہ ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسیوں کو عدم ادائیگی سے ملک کو پریشانی اٹھانی پڑ رہی ہے اور غیر ممالک میں پاکستان کے وقار کو نقصان بھی پہنچ رہا ہے۔

صدر کے جاری کردہ آرڈی ننس میں کہا گیا ہے کہ مفاد عامہ کے پیش نظر ضروری ہو گیا تھا کہ مرکزی حکومت اس ادارے کا نظم ونسق سنبھالے تاکہ عوام کو خبریں پہنچانے کا انتظام بہتر ہو جائے اور ادارہ بھی ٹھوس بنیادوں پر کھڑا ہو سکے۔

پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ اس ادارے کے ذمے جو کام ہے وہ معاشرے کی زندگی کے لئے ضروری ہے اور قومی مفاد کے پیش نظر اسے تباہی سے بچانا ضروری ہے۔ اس مقصد کے پیش نظر ۱۹۵۳ء میں اسے ضروری سروس قرار دیا گیا تھا۔ پریس نوٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے اے پی پی کی انتظامیہ سے بار بار کہا کہ وہ اپنی کارکردگی کو بہتر بنائے لیکن وہ ایسا کرنے میں سخت ناکام رہی۔ حکومت نے ملک کے ممتاز اخبارات کے مالکوں اور ایڈیٹروں سے مشورہ کیا۔ وہ سب اس بات پر متفق تھے کہ اس ادارہ کو ٹھوس بنیادوں پر چلانے کی فوری ضرورت ہے۔ ان سے یہ بھی کہا گیا کہ وہ انفرادی طور پر یا امداد باہمی کی بنیاد پر اس ادارے کا انتظام سنبھالنے کا کچھ بندوبست کریں۔ لیکن چونکہ پاکستان میں اخباری صنعت مالی اعتبار سے اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ اس قسم کے ادارے کو چلا سکے۔ یہ مسئلہ حل نہ ہو سکا۔ اس پر فیصلہ کیا گیا کہ اس ضروری سروس کو ناگزیر تباہی سے بچانے کے لئے واحد صورت یہ ہے کہ حکومت مداخلت کرے اور مفاد عامہ کے پیش نظر اس کا نظم ونسق سنبھالے۔ حکومت نے ایک آزاد مستند اور معیاری خبر رساں سروس قائم کرنے کے پیش نظر مناسب انتظامات کرنے کے لئے اختیارات سنبھالے ہیں۔ اس ادارے کو کسی فرد یا کسی ادارے یا کسی کو نسل کو جو اس مقصد کے لئے قائم کیا گیا ہو۔ منتقل کرنے کے اختیارات بھی حاصل کر لئے گئے ہیں۔ اس آرڈی ننس کے تحت اگر ایجنسی کی املاک واجب الادا رقوم سے زیادہ مالیت کی پائی گئیں تو حصہ داروں کو معاوضہ بھی دیا جائیگا۔

کراچی میونسپلٹی کو کارپوریشن کا درجہ

کراچی ۱۶ جون - کراچی میونسپل کمیٹی کو کارپوریشن کا درجہ اس وقت دیا جائے گا جب کراچی باضابطہ طور پر مغربی پاکستان میں ضم کر دیا جائے گا۔ اس کا انکشاف کراچی میونسپل کمیٹی کے وائس چیئرمین مسٹر ایچ ایم حبیب اللہ نے کیا۔

الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

کینیڈی حکومت اپنی حرکتوں سے امریکہ کو اشتراکیت کی گود میں پھینک رہی ہے

ری پبلکن حزب اختلاف کی جانب سے علانیہ نکتہ چینی

واشنگٹن ۱۷ جون۔ امریکہ میں ری پبلکن حزب اختلاف نے کل پہلی مرتبہ علانیہ طور پر امریکہ کے نئے صدر مسٹر کینیڈی کی داخلی پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا کہ اس پالیسی کا ہولناک اور پر اندوہ اثر یہ ہوگا کہ امریکہ میں بھی اشتراکیت کو بار مل جائے گا۔

ری پبلکن حزب اختلاف نے اپنے ہفتہ وار اجلاس کے بعد یہ علانیہ نکتہ چینی کی ہے۔ ایوان نمائندگان میں ری پبلکن اقلیت کے لیڈر مسٹر چارلس ہیلک نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا روسی وزیراعظم مسٹر خروشیف نے پیش گوئی کر رکھی ہے کہ اب سے دو نسل بعد تک امریکی اشتراکی نظام کے تحت رہ رہے ہوں گے آپ نے کہا موجودہ امریکی حکومت نے جو طرز عمل شروع کیا ہے اس کے پیش نظر تو ہماری اگلی ہی نسل کو اشتراکیت سے سابقہ پڑ جائے گا۔

آپ نے کہا اب وقت ہے کہ فرضی وکے لئے کانگریس کو جو درخواستیں موصول ہوئی ہیں وہ ان سب پر گہری توجہ دے ان درخواستوں پر جو کارروائی کی جائے گی اس سے یہ پتہ چل جائے گا کہ کینیڈی حکومت اس ملک کو اشتراکیت کی راہ پر چلا کر خروشیف کے ہاتھ کس قدر مضبوط کر رہی ہے۔

امریکی سینیٹ میں ری پبلکن لیڈر مسٹر ایورٹ ڈرکسن نے بھی کینیڈی حکومت پر نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ اس کا بجٹ بہت زیادہ ہے انہوں نے کہا صدر کینیڈی کو فوری طور پر یہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ ان کے نزدیک اس ملک کے عوام کے لئے کونسی شے زیادہ اہم ہے ان کے داخلی پروگرام یا ملک کا تحفظ اور سلامتی؟

بقیہ صفحہ اول

عنقریب اس سے فوجی امداد حاصل کرے گا ادھر واشنگٹن سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک کے علاوہ امریکی وزیر دفاع مسٹر رابرٹ ایس۔ مکنمارا نے حال ہی میں سینیٹ کی امور خارجہ کمیٹی میں اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ حکومت امریکہ باہمی سلامتی کے موجودہ قانون میں عنقریب ترمیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ وہ بین الاقوامی امن اور سلامتی سے متعلق ایک نیا قانون پاس کرنے پر غور کر رہی ہے یہ قانون غیر ملکی امداد کے بل کا ایک حصہ ہوگا۔ امریکی وزیر دفاع نے امور خارجہ کمیٹی کو بتایا کہ باہمی سلامتی کے قانون میں جو شرائط امداد حاصل کرنے والے ملک کے لئے لازمی قرار دیتی ہیں کہ وہ اشتراکی بلاک کے خلاف سیاسی اور فوجی لحاظ سے آزاد دنیا کا ساتھ دے انہیں قانون میں سے خارج کر دیا جائے گا انہوں نے کہا یہ شرائط یورپی ممالک کے لئے تو مناسب ہیں لیکن جہاں تک نئی آزاد قوموں کو فوجی امداد دینے کا سوال ہے یہ شرائط غیر مناسب ہیں۔

بھارتی اخبارات نے لکھا ہے کہ نئے مجوزہ قانون کے تحت اب غیر جانبدار قومیں بھی جنمیں بھارت بھی شامل ہے امریکی فوجی امداد حاصل کر سکیں گی۔

افسوسناک وفات

مورخہ ۱۰ جون شام کے پونے نو بجے ہماری عزیزہ بہن عزیزہ مکرمہ طاہرہ ذکیہ مسعود دختر جناب میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال میں ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

محترم والد صاحب ان دنوں انگلستان میں زیر علاج ہیں چند دن ہوئے ان کی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے دوستوں سے استدعا ہے کہ فی الحال والد صاحب محترم کو تعزیت کے خط انگلستان کے پتہ پر نہ لکھے جائیں۔

خاکسار (میاں) محمد منیر

قطبین اور ان کے قریبی علاقہ میں عبادات کے اوقات

بقیہ صفحہ ۵

پس قطبین کے ایسے علاقہ کے لوگوں کے لئے جہاں دن اور رات کی مجموعی طوالت چوبیس گھنٹے سے زائد ہے وہ امر بالمعروف کی تعمیل میں اپنے ملکی دستور کو ملحوظ رکھتے ہوئے فرضی طور پر طلوع و غروب شمس کے اوقات کا اندازہ کرنا ہوگا یعنی یہ لوگ اپنے تمدن کے لحاظ سے ناشتہ۔ لنچ۔ عصرانہ اور عشائیہ اسی طرح اپنے کام اور کاروبار کے جو اوقات رکھتے ہیں اسی کے پیش نظر ۱۲ گھنٹے کا دن اور ۱۲ گھنٹے کی رات تجویز کر لی جائے گی۔ اور اس مفروضہ طلوع شمس سے ۱½ گھنٹہ قبل سحری ہوگی اور طلوع و غروب کے ان اوقات کو ملحوظ رکھتے ہوئے پانچوں نمازوں کے اوقات کا اندازہ کیا جائے گا۔ جو ہر علاقہ کے تمدنی حالات کے مطابق ہوگا۔

آخر میں آپ کے بیان کے نتائج یکجا تلخیصاً تحریر ہیں۔

۱۔ اسلام نے منطقہ معتدلہ میں عبادات کے اوقات کی تعیین ہر علاقہ کے طلوع و غروب شمس سے کی ہے لیکن "غیر معمولی" منطقات میں جہاں اس سے تعیین ممکن نہ ہو وہاں گھڑیوں سے اندازہ کرنے کی اجازت ہوگی۔

۲۔ نماز اور روزہ کے لئے وہ علاقہ "غیر معمولی" متصور ہوگا جہاں دن اور رات کی مجموعی لمبائی ۲۴ گھنٹے سے زیادہ ہو۔

۳۔ "غیر معمولی" منطقات میں مجرف کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر علاقہ میں مقامی طور پر نمازوں کے اوقات کا تعیین کیا جائے گا۔ اور روزہ کا وقت خط استواء کی دن کی لمبائی ۱۲ گھنٹے میں ۱½ گھنٹہ شامل کر کے ۱۳½ گھنٹے ہوگا۔ جو ان کے عرفی دن میں رکھا جائے گا۔

۴۔ ایسے علاقوں میں جو مندرجہ بالا تعریف کے مطابق "غیر معمولی" نہ ہوں لیکن موسم گرما میں راتیں اتنی چھوٹی ہوں کہ مغرب وعشاء کو علیحدہ علیحدہ پڑھنے میں دقت ہو۔ اور سرما میں دن اتنے چھوٹے ہوں کہ ظہر و عصر کو علیحدہ علیحدہ پڑھنے میں دقت ہو وہاں جائز ہوگا کہ حسب ضرورت یہ نمازیں جمع کر لی جائیں اور اگر رمضان اتنے لمبے دنوں میں آئے کہ روزہ رکھنا مشکل ہو۔ تو روزہ کو دوسرے دنوں پر ملتوی کیا جا سکے گا

واللہ اعلم بالصواب۔

وانما الاعمال بالنیات

لیڈر (بقیہ)

بچہ نہ ہوتا ہو اور اگر دعا سے بچہ پیدا ہو جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عام اسباب جو بچہ کی پیدائش کے لئے ضروری ہیں ان کی غیر موجودگی میں ایسا ہو گیا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دعا کی تاثیر سے وہ اسباب اللہ تعالیٰ نے مہیا کر دیئے ہیں جو قدرتاً بچہ کی پیدائش کا باعث ہوتے ہیں۔

دعا کے متعلق یہی باریک نکتہ ہے جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے مادہ پرست دعا کی تاثیر کے منکر ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو ماننے والے بھی اکثر ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ اوّل الذکر لوگ عام اسباب قدرت کی موجودگی سے دھوکا کھاتے ہیں اور آخر الذکر دعا کو جادو ٹونہ سمجھنے کی وجہ سے دھوکا کھاتے ہیں اور اکثر چاہتے ہیں کہ جس طرح کوئی شعبدہ باز بظاہر غیر موجود چیز کو موجود کر دیتا ہے دعا کا بھی یہی کام ہے۔ ایسے لوگ بھی اکثر سخت ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ اور ان کا انجام بھی مادہ پرستوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ وہ دنیا کو اسلام کی روشنی میں دعا کی حقیقت سے آشنا کریں اور اپنے عمل سے لوگوں کے سامنے نمونہ پیش کریں۔ آج جبکہ دنیا مادہ پرستی کی طرف پوری توجہ سے جھکی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت دعا کے ذریعہ مہیا کرنا نہایت ضروری ہے۔ جو لوگ دعا کو غیر ضروری اور بے فائدہ سمجھتے ہیں وہ یقیناً آج کل کی مادہ پرستی کے زیر اثر ایسا کرتے ہیں اور اس طرح وہ حقیقت اسلام سے دور ہو گئے ہیں۔

درخواست دعا

(۱) محترمہ بیگم صاحبہ میجر محمد اسلم صاحب لال کرتی راولپنڈی نے اپنے والد مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے اور اپنے بیٹے نوید اسلم کی کامیابی کی خوشی میں کسی مستحق کے نام تین ماہ کے لئے روزنامہ اخبار الفضل جاری کروایا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

(مینجر الفضل ربوہ)

۲۔ برادرم ادریس محمود لائلپوری بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہیں احباب جماعت سے صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے

(لطف الرحمن بہلولپوری فیکٹری ایریا ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴